پاکیزہ خیال

یہ خیال ایک مرد بزرگ سنی صاحب کا ہے جنہوں نے در پیوولا اپنی قوت خیالی سے مذہب امامیہ اختیار کر لیا در اصل خیال شیخ محمد یعقوب ساکن بجنور کا ہے اور ترتیب دیا ہوا حقیر سجاد حسین متوطن بہڑہ سادات ضلع مظفر نگر واقعہ سادات بارہ کا ہے جو صاحب ملاحظہ فرمائینگے انشاء اللہ انہیں چند اوراق سے مسلک صحیح کے پہچانے تک پہنچ جائینگے ہر چند کہ یہ خیال اہلسنت کے سامنے بطلب ابطال تشیع کیا جاتا ہے اور بہت مہذب الفاظ میں لکھا گیا ہے مگر چونکہ حضرات موصوف فضول و لاطائل شکایات بیجے عدالت اور مؤلف کتاب کو تکلیف دہ ہوتے ہیں لہذا ملاحظہ نہ فرماویں

بقلم سجاد حسین ولد محمد حسین مرحوم سید متوطن بہڑہ سادات
ڈاکخانہ تیسہ ضلع مظفر نگر

مطبع یوسفی دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

ہر معاملہ میں غور و فکر کرنیسے عمدہ عمدہ نتیجے اور مطالب پیدا ہوتے ہیں جو لوگ کہ معاملات دینی یا دنیاوی میں فکر و خوض کرنیکے عادی نہیں۔ یا یہ کہ باوصف قدرت غور و تامل اسکو فضول سمجھکر نظر سے گرائے ہوئے ہیں اُنکا شمار کسیطرح ارباب عقل میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چوپایہ وغیرہ میں داخل ہیں انسان کو حیاتِ مستعار چھوڑ کر ضرور ایسی جگہ جانا ہے کہ جہاں سوائے فضلِ خدا و صلاحیتِ اعمال اور کوئی چیز کار آمد نہوگی۔ لہذا لازم آتا ہے کہ دینی معاملات میں نیک نیتی سے خوب چھان بین کرکے مذہب حق پر قائم ہو جائے تاکہ دغدغۂ روزِ حشر سے پورا اطمینان ہو ہمیں بنائے تحقیق نے جو بحیثیت اسلام خیال پیدا کیا ہے اس کو دو غرض سے شائع کرتا ہوں۔

غرض اوّل

یہ کہ اگر میری رائے نے غلطی کی ہے تو چونکہ یہ تحریر ہزارہا نظروں سے گزریگی۔ لہذا اسکی اصلاح میرے اور نیز میرے ہم خیالوں کے ہدایت کا سبب ہوگی۔

دُرّ المصائب ہر پنج جلد اردو

مصائب سید الشہداء المظلوم کربلا میں ایک نہایت بسیط کتاب ہے۔ اسکے قابل مصنف جناب حاجی مرزا قاسم علی صاحب قبلہ لکھنوی مدظلہ العالی ہیں جنکی تصانیف نہر المصائب مجمع المسائل و تعلیم الاطفال وغیرہ اکثر کتابیں ہیں حقیقت میں جیسا کہ مرزا صاحب قبلہ کی تحریر مقبول ہوئی ہے یہ بھی مقبول بارگاہ ایزدی ہوگی کافی دلیل ہے کسقدر سچی روایتیں ہیں سبحان اللہ ممکن نہیں کہ کوئی اعتراض کر سکے۔ نہایت ہی تحقیق و تفتیش کیساتھ تحریر فرمائی ہیں سچ تو یہ ہے کہ اس عرق ریزی و جانفشانی کا صلہ سوائے آئمہ ہدیٰ کے اور کون دیسکتا ہے ایک ایک فقرہ نشتر سے کم نہیں صفحہ الٹ کر کہیں سے پڑھنا شروع کر دیجیئے۔ پھر اگر آنسوؤں کا تار تھم جائے تو ہمارا ذمہ سچی بات ہمیشہ نرالی ہوتی ہے اسیواسطے دل پر چوٹ لگتی ہے اور صحیح روایتوں کا سُننا اور پڑھنا نہایت موجب ثواب ہے۔ قیمت مع محصولڈاک ۲ عہ)

رسالہ آیہ تطہیر (اُردو) اس رسالہ میں آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس کو کتب معتبرہ موثقہ اہل جماعت سے ثابت کیا ہے کہ پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی ہے نہ آنکہ جیسا بعض عامی سنیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ آیہ ازواج رسول کی شان میں ہے یہ رسالہ دس جزو پر ۱۳۰۵ھ سے پیشتر چھپا تھا اب دوبارہ مطبع یوسفی میں طبع ہو کر صرف ۴ر قیمت قرار دیگئی ہے۔

ثبوتِ شہادت یہ رسالہ من تصنیفات عالیجناب ملکوتی صفات مولانا و مقتدانا مولوی السید محمد ہارون صاحب قبلہ زنگی پوری مولوی فاضل و منشی فاضل نہایت صفائی اور خوبی کیساتھ چھپکر تیار ہے مصنف ممدوح نے حضرات اہلسنت کی معتبر کتب حدیث صحاح ستہ بالعموم اور اصح الکتب بعد کتاب باری صحیح بخاری اور ترمذی سے اور نیز کتب تاریخ و سیر امیہ مقاتل وغیرہ سے بالوضاحت شہادت حضرت خامس آل عبا شہید کربلا روحنا الفداہ ثابت کی ہے

غرضِ دُوم

اگر میرا تیرِ فکر پورا نشانہ پر بیٹھا ہے اور خطا نہیں کی تو دیگر حضرات جنہوں نے بطورِ خود امورِ دینی کی تنقیح میں کوشش نہیں کی اور باپ دادا کے بچھائے ہوئے پُرانے بوریئے پر بیٹھے ہیں وہ میرے ساتھ ہو کر سیدھے راستہ پر آجائیں۔ حقیر کا مذہب قدیم اہلِ سنت والجماعت تھا۔ بعد انقضائے زمانۂ طفلی جب مجھکو علمی ذریعہ سے معاملات میں نیک و بد باتوں کی تمیز دینے کا مادہ حاصل ہُوا تو معلوم ہُوا کہ مسلمانوں میں سوائے اہلِ سنت کے ایک شیعہ مذہب بھی ہے جسکو اکثر مغل و سادات اور کمتر اور حضرات نے اختیار کیا ہے۔ بزرگوں کو دیکھا کہ سادات کی تعظیم کرتے ہیں مگر بحیثیت مذہب اُنکو تیز اور زہریلی نگاہوں سے دیکھکر قطعی جہنمی بتاتے ہیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ سادات ہی کے بزرگوں سے خلائق نے ایمان پایا۔ انہیں کے گھر فرشتے اُترے۔ انہیں کے یہاں وحی آئی۔ انہیں کے جد پر قرآن نازل ہوا۔ انہیں کے دادا نے کفار کو مار کر اسلامی نیو کا مضبوط پتھر جمایا۔ انہیں کے جدِ گرامی نے شبِ ہجرت بسترِ نبوی پر استراحت کرکے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ کا معزز خطاب پایا۔ بروزِ جنگِ اُحد انہیں کے جد کی جوانمردی کی آنحضرت سے جبرئیل نے تعریف کی بیت اللہ شریف کو بتوں سے انہیں سیدوں کے دادا نے پاک صاف کرکے ستھرا بنایا۔ روزِ مباہلہ نصارائے نجران کے سامنے کہ عین موقعۂ نزولِ بلا تھا انہیں سیدوں کا کنبہ سینہ سپر ہو کر تصدیقِ نبوت کیلئے گیا۔ انہیں کے دادا کو کارخانہ قدرت کی بنی ہوئی تلوار ملی۔ تمام مسلمانوں نے انہیں سادات کا دادا ایسا گزرا ہے کہ جسکی ایک ضربت نے روزِ خندق تمام دنیا و آخرت کے عابدوں کی عبادت پر فوق پایا۔ انہیں کی قضا شدہ

دلیل المتحیرین اعنی ردِ خلافتِ شیخین

یہ چودھوین صدی کی بیش بہا تصنیف جسکا ایک ایک لفظ جواہرات میں تولنے کے قابل ہے زمرہ متکلمین ہند جناب مولوی میر سجاد حسین صاحب مدظلہ کی خداداد طبیعت اور زور قلم کا نتیجہ ہے سید صاحب موصوف کی تالیفات مقبول عام مثل تصویر غالب و مغلوب آئینہ خیال و مسکت المخالف آئینہ حق نما جن مومنین با تمکین کی نظر اقدس سے گزر چکی ہیں انھوں نے اچھی طرح اندازہ کر لیا ہوگا کہ میر صاحب ممدوح کا دماغ فن مناظرہ میں خاص طرح کا وضع ہوا ہے۔ کلام میں انتہا درجہ کی متانت اور شائستگی ہوتی ہے اور خاص خاص مقامات پر بیساختہ شوخی سونے میں سہاگہ کا کام دیتی ہے کتب مناظرہ میں اس قابل قدر اضافہ سے اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو قوم پر ایک قسم کا احسان کیا ہے مرزا حیرت دہلوی کو اپنی خلافت شیخین پر بڑا ناز تھا مگر اب نیچے کا نون تک آواز ضرور پہنچنی چاہیے "اے ترک من مناز کہ ترکی تمام شد" - ایک ایک فقرہ کا جواب اس خوبی سے دیا ہے کہ ناظرین پھڑک پھڑک جائینگے اور مزہ یہ کہ قدیم طرز قال اقول کو کہیں استعمال نہیں کیا - زمانۂ حال کی انشاپردازی میں ایک نئی روح پھونکی گئی ہے روزمرہ صاف کہیں فصاحت کا جلوہ ہے تو کہیں بلاغت کا اور کسی جگہ شوخی ستم ڈھا رہی ہے - اکثر مناظرہ کی کتابیں خشک ہوتی ہیں جہاں پانچ دس صفحے پڑھے اور کتاب اٹھا کر رکھدی یہ لطف ہمنے اسی کتاب میں دیکھا ہے کہ ایک دفعہ پڑھنا شروع کر دیجے پھر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجے تو ہمارا ذمہ۔ اب صرف یہ امر قابل ذکر رہ گیا ہے کہ ہمنے اس کتاب کو نہایت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر جسکی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ ہاتھ لگاؤ تو میلا ہو جائے چھپوایا ہے اور اسکی ضخامت کے مقابلہ میں اسقدر قلیل قیمت رکھی ہے کہ ہر شیعہ خرید سکے (۴۳۶) صفحہ کی ضخامت - قیمت صرف عہ ۱۲

(الحقیر اشرف علی لاہوری) کاتب

نماز کو ادا کے درجہ پر پہنچا سکے لئے ڈوبے ہوئے سورج نے اُبھار الیا اہلبیت ہی
کے دروازہ پر آسمان سے فرشتے بھیک مانگنے آئے جنکا ذکر سورۂ دہر میں وَیُطْعِمُوْنَ
الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا کے لفظوں سے کیا گیا ہے۔ انہیں
کے واسطے آسمان سے مائدہ اُترا۔ انہیں کے بزرگوں کے گہوارہ کی جبرئیل نے ڈوری
ہلائی انہیں کے گھر اہتمام ولادت میں حور جنت آئی۔ انہیں سیدونکی دادی کے
ساتھ ملائکہ نے آسیا گردانی کی انہیں کی جدۂ ماجدہ کو خدا نے یہ رتبہ دیا کہ سیدۃ
النساء العالمین کے معزز خطاب سے بہرہ یاب ہوئیں اور انکے اذیت و تکلیف دینے
والے لوگ موذیان خدا و رسول سے معدود ہوکر کافر کہے گئے۔ انہیں کے
بزرگونکی محبت اہل اسلام پر واجب ہوئی انہیں کا دامن رحمت سنبھالنے سے
بقول سعدی مصرع من و دست و دامان آل رسول ۔ نجات اخروی متعلق
ہے۔ انہیں کی تعظیم حسب خبر معتبر اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُوْنَ لِیْ امت پر لازم ہے
انہیں کے گھر میں خدا نے نبوت و امامت کو جمع کیا محض خوشنودی خدا کیلئے
انہیں کے گھر انیسے اٹھارہ آدمی جنکا نظیر روئے زمین پر نہ تھا تہ تیغ ہوئے انہیں
کے بزرگ خاندان کی عصمت مآب عورتیں سرِ دربار بلائی گئیں۔ انہیں کے نسب نامہ
پر مُہر نبوت لگی ہوئی ہے پس میں عام طور پر بلا اختلاف کلام سادات کے بزرگوں کے
مناقب و فضائل سُن سُنکر سوچا کرتا تھا کہ بار خدایا یہ کیا معاملہ ہے کہ سادات بنی فاطمہ
باایں عظمت و شان قطعی جہنمی ہوں اور دیگر جملہ اہل اسلام پیر پھیلا کر بہشت میں کروٹیں
لیں۔ مینے سادات کو عموماً شیعہ ہی دیکھا ہے۔ بعض سادات جو سُنّی نظر آئے
وہ شیعہ سیدونکی جماعت میں ایسے بھدّے اور بدنما و بےمیل معلوم ہوئے جیسے
فی المثل گیہوں کے کھیت میں۔ کربخوا ناموزوں و بدزیب ہوتا ہے سادات کے
علی العموم شیعہ ہونیسے مجھکو یہ کھٹکا ہوا کہ الٰہی یہ کیا بھید ہے۔ بنی امیہ و بنی

عباس کے زمانہ میں تو اکثر سادات وقف شمشیر طوق و زنجیر ہوئے اور اُس کے بعد جتنے سید پیدا ہوئے اور تا قیامت ہونگے وہ سب بجرم تشیع مثل طاعون زدہ گان بمبئی دوزخ کے انجن میں جھونک دئے جائینگے۔ یہ تمام تر آفت بنی صاحب ہی کے گھرانے پر کیوں پڑی۔ کل مسلمان اچھے اور نبیؐ کا گھر برباد یہ نبوتؐ گویا گھر انیکے لئے آسمانی بلا ہو گئی۔ مسلمانوں میں چار قومیں ہیں۔ شیخ۔ سید۔ مغل۔ پٹھان انمیں سے سید و مغل اکثر شیعہ ہوتے ہیں۔ سادات کے شیعہ ہونیکی تو یہ وجہ ظاہر ہوئی کہ خلفا ثلثہ و خاندان نبوت میں اتحاد نہ تھا۔ بلکہ انتہا کا ضد و اختلاف تھا اور ہر دو گروہ میں موا و عنا دا ایسا بڑھا ہوا تھا۔ کہ علیؑ مرتضیٰ بروایت مسلم و بخاری حضرات شیخین کو کاذبؑ غادرؔ و خائنؔ و آثم جانتے تھے۔ بی بی فاطمہؑ مرتے مرگئیں مگر جناب صدیق کیصورت نہ دیکھی جنازہ پر بھی آنیکے روادار نہوئیں حضرت عمر کی خلافت پر جناب علیؑ نے صاف اعتراض کردیا کہ یہ بد مزاج و تند خو ہیں۔ بروقت شوریٰ حضرت عثمان کی نسبت کہدیا کہ حق تو میرا ہے باقی جسکو چاہو دیدو۔ بلوائیان مصر نے جناب ثالث کو بیدردی سے ہلاک کرڈالا مگر خاندان بنی ہاشم سے کسی نے پروا نہ کی۔ مصریوں نے یہانتک زیادتی کی کہ اُن کا لاشہ اُٹھا کر کوڑے پر پھینکدیا۔ جسمیں سے کمبخت کتے نے بھی ایک ٹانگ توڑلی تھی۔ نظر بر آن گروہ سادات اپنے باپ دادا کیطرح حضرات خلفا سے سر بصحرائے مخالفت ہو گیا۔ جیسے اہلبیت حضرات ثلثہ کو برا جانتے تھے ویسے ہی سید بھی جاننے لگے۔ مغلوں کے شیعہ ہونیکی دو وجہ ظاہر ہوئیں اول یہ کہ پہلے یہ قوم ستارہ پرست تھی۔ ہلاکو خاں کے پوتے (الجائتو سلطان) بادشاہ ایران کو اکب پرستی ترک کرکے مذہب اسلام اختیار کرنا چاہا۔ مگر بجائے خود متردد تھا کہ منجملہ فرقہائے اسلام کس فرقہ میں داخل ہوں تین قریب سالتمام

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا جسمیں ہر مرتبہ آنحضرت کیجانب سے مذہب شیعہ اختیار کرنیکی ہدایت ہوئی۔ بالآخر سلطان موصوف نے تمام قلمرو ایران میں سرکلر جاری کر دیا کہ تمام مغل مذہب قدیم چھوڑ کر شیعہ طریقہ اختیار کر لیویں چونکہ بادشاہ جابر تھا تمام رعایا نے مذہب امامیہ اختیار کر لیا۔ تلقین و تعلیم ہدایت امر دین کیلئے اطراف عالم سے علما جمع ہونے لگے۔ بنیاد مذہب نہایت استحکام پاگئی۔ چنانچہ ایران میں آجتک اسیطرح چلا جاتا ہے۔ فرقہ امامیہ کا وجود اکثر بلاد میں رویا رصادقہ کی بناء پر وقوع پذیر ہوا ہے۔ چنانچہ صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ برہان شاہ والی احمد آباد ملک دکن خواب میں آنحضرت سے ہدایت پاکر خود بھی شیعہ ہوا اور نیز اور ہزار ہا آدمیوں کو بنایا۔ غازان خان بادشاہ توران بھی بقول صاحب تاریخ فرشتہ خواب میں ہدایت پاکر شیعہ ہوا تھا۔ دوسرا سبب مغلوں کے عام طور پر شیعہ ہونیکا یہ ہے کہ یہ لوگ بوجہ عجمی ہونیکے جناب شاہ زنان حضرت شہر بانو سے تناسب قومی رکھتے ہیں الجائتو سلطان کی حکومت اور شہزادی موصوفہ کے جوش ہم قومیت نے انکو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ مذہب امامیہ اپنی قوم کو اسیطرح وابستہ و مخصوص کر دیویں جیسے کہ سادات ہیں چونکہ مغلوں میں بوجہ جناب شہر بانو کے سیدونکی ننھیال ہے لہذا دونوں قوموں میں رشتہ و پیوند بے تکلف ہوتا ہے (دیکھو کتاب دعوت اسلام کا صفحہ ۲۳۱ جسکو ٹی ڈبلیو آرنلڈ بی اے پروفیسر کالج لاہور نے لکھکر محمد عنایت اللہ صاحب المتعلم مدرسۃ الاسلامیہ علیگڈھ سے ترجمہ کرایا) شیخ و پٹھان یہ عام طور پر سنی ہوتے ہیں۔ انمیں شیعہ ایسی قلت سے پائے گئے کہ جیسے سادات میں سنی۔ شیخ صاحب بھی دو قسم کے ہیں ایک عربی اور دوسرے ہندوستانی۔ عربی شیخ تو وہی ہیں جو جناب خلیفہ اول و دوم کی اولاد سے صدیقی و فاروقی مشہور ہیں یا قریشی ہیں ہندوستانی

شیخ وہ حضرات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی حکومت میں سرزمینِ ہند پر اطاعت اسلام
کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالا ہے۔ دونوں قسم کے شیخ اکثر و عموماً اسی روش پر چلے جاتے ہیں
جس طریقہ پر اُن کے آباؤ اجداد یعنی خلفاء ثلاثہ تھے۔ اہل بیت اطہار اور صحابہ کبار کی
باہمی ناچاقی کا صریحی و بدیہی ثبوت میرے ہاتھ میں شیخ و سید کے مذہب کا اختلاف ہے
اگر حضرت امیر و جناب شیخین میں لطف و اتحاد ہوتا تو اس کا اثر اولاد میں ضرور پایا جاتا
سادات کا عموماً تشیع اور شیخ صاحبان کا عموماً تسنن بلا کسی دلیل کے مثبت عداوت
مورثانِ ہر دو گروہ ہے۔ پٹھان یہ شیخوں کے پیچھے لگو جوان ہیں۔ بقول عالیجناب
محمد حیات خان صاحب مؤلف حیاتِ افغانی مسٹر جج ضلع ملتان وغیرہ حضرات
افغان کے جدِ اعلیٰ جناب خالد بن ولید تھے۔ پس جو رابطہ حضرت خالد کو جناب
شیخین سے تھا وہی انکی اولاد کو شیخ صاحبان سے ہے پٹھانوں کی نسبت میں یہ تو نہ
کہونگا کہ وہ باعتبار شہرت جاہل ہیں مگر ہاں اسمیں شک نہیں کہ ایک جوشیلی اور غیر مہذب
قوم ہے جو زبان سے کہا کر دکھایا۔ جسکے ساتھ ہوئے ہوگئے مگر سادات سے حسن عقیدت
رکھتے ہیں اور بقدر ضرورت انکا احترام بھی کرتے ہیں۔ سوائے اقوام چہارگانہ متذکرہ
بالا کے مسلمانوں میں ایک پانچویں قوم عطر مجموعہ بھی ہے جو کہ ہندوستان کے چوڑے چمار
جاٹ گوجروں سے ترکیب پذیر ہوئی ہے انہیں کو ہمنے ہندوستانی شیخ بیان کیا ہے ان
کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ کوٹنے۔ جولاہے۔ نائی۔ دھوبی۔ تیلی۔ تنبولی۔ کنجڑے۔ قصائی
نیچہ بند۔ نان بائی۔ نگارے۔ جھوجھے۔ رنڈی۔ بھڑبھونجے۔ مخنث۔ بھانڈ۔ میراثی
کان میلیے۔ سینگی لگانیوالے۔ بنجارے۔ بھٹیارے۔ سپیرے اور جملہ خانہ بدوش و صحرا
نشین یہ اکثر بلکہ تمامتر ایسے جاہل ہیں کہ آداب طہارت تک نہیں جانتے ان میں سے
شائستہ بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ اس پانچویں قوم کی کثرت و جہالت و شرافت نسبی نے
مجھکو اور بھی تعجب دلایا کہ ہندوستانی چوہڑے چمار وغیرہ دائرہ اسلام میں قدم رکھکر

تمغۂ سنیت گلے میں ڈال کے بلا شرکت غیرے حصہ دار جنت بن گئے اور سادات
جنکے گھر سے اسلام پھیلا اور جن کے خاندان پر خدا نے ہر فضیلت کو ختم کر دیا وہ طریقہ
آبائی کو چھوڑ کر سیدھے جہنمی سڑک پر چلے گئے۔ باتفاق امت یہ بات مسلم ہے کہ صحیح
مذہب اسلام میں اہل بیت کا ہے اور وہی سب مسلمانوں کیلئے واجب الاتباع ہے
چنانچہ اسی بنا پر جملہ اہل سنت کہتے ہیں کہ ہمارا وہی مذہب ہے جو اہلبیت کا تھا اس سے
میری طبیعت کو زیادہ الجھن ہوئی کہ سیدوں نے تو دامن اہل بیت کو جنکی گودوں
میں پرورش پائی تھی چھوڑ دیا اور ہندوستان نژاد مسلمانوں نے دوڑ کر پکڑ لیا میری
عقل نہایت چکر میں ہے کہ سید اور دیگر اہل تشیع کیونکر مخالف اہل بیت ہیں اور اہل سنت
کس طریق سے مطیع اہل بیت کہے جا سکتے ہیں۔ میں ایک ظاہری قرینہ دکھاتا ہوں اگر
غور کرنے سے ہر جاہل عاقل سمجھ لیگا کہ منجملہ سنی و شیعہ کے کون گروہ تابع اہل بیت ہے
اہل سنت کی تمام کتب فقہ دیکھ لیجئے ائمہ اہل بیت کے حوالہ سے کوئی مسئلہ نہ نکلیگا۔ ہاں یہ
ضرور ہوگا کہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں۔ حضرت امام شافعی کا یہ قول ہے
مالک و حنبل ؒ کہتے ہیں۔ ابو یوسف و ظفر کا یہ مقولہ ہے۔ کتب احادیث میں خصوص مسلم و
بخاری ملاحظہ فرمانے سے معلوم ہو جائیگا کہ جناب جعفر صادق علیہ السلام سے حضرت اسمٰعیل
بخاری نے کوئی حدیث نقل نہیں کی اور نہ انکی روایت کو سچا سمجھا ہے۔ ہاں عمر ابن سعد
لعین افسر جہنم کربلا اور شمر ذی الجوشن قاتل سید الشہدا و دیگر خوارج و دشمنان اہل بیت
صحاح ستہ میں اکثر روایتیں نقل ہوئی ہیں۔ کتاب مستطاب تشفی خوارج و سنی میں انکی
تفصیل موجود ہے۔ بعد ازیں کتب خانہ شیعہ کی سیر کو چلئے۔ ہر کتاب کا ورق ورق اٹھا کر دیکھئے
انشاء اللہ جملہ احادیث و روایات کا سلسلہ سند آنحضرت سے شروع ہو کر منجملہ ائمہ معصومین
کے کسی نہ کسی امام پر ضرور ختم ہو جائیگا۔ یہ عجیب تماشہ ہے کہ اہل سنت آئمہ اہل بیت کو اپنا پیشوائے
دین بتاتے ہیں مگر انکے نام تک کتابوں میں نہیں لکھتے۔ بلکہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ روئے زمین

شاید فیصدی دو سُنی ایسے ہونگے جو منجملہ بارہ اماموں کے دو چار کا نام جانتے ہوں شیعہ جنکو سُنی بزعمِ خود مخالفِ اہل بیت کہتے ہیں ان کی کتابوں میں سوائے اسمائے آئمہ اہل بیت کے لکھنے کی بھی جگہ نہیں خیر اس سے بھی قطع نظر کیجیے کیونکہ یہ بات کتابوں کی جانچ پڑتال پر موقوف ہے مگر میں اہلِ سُنت کی اہلِ بیت سے مخالفت بلکہ اشد درجہ کی عداوت اور شیعہ کی خاندان نبوت سے بے انتہا موافقت اور محبت ایک ایسی صاف و صریح علامت سے ثابت کر سکتا ہوں کہ جسکو ہر اہلِ عقل عالم ازیں کہ کسی مذہب کا کیوں نہ ہو تسلیم کر لیوے۔

مخالفت و موافقتِ اہلبیت کی صریح علامت

پہلے ایک مثال لکھکر پھر اصلی واقعہ بیان کرونگا۔ زید کا تمام کنبہ ایک عبرت خیز حادثہ سے بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ عمرو نے زید کی تباہی بربادی پر بمقتضائے آدمیت انسانیت متاسف ہو کر اشک خونیں بہائے اور اسکے دشمنوں پر نفرین کی۔ بخلاف اسکے بکر نے عمرو کی مصیبت زدہ صورت دیکھکر قہقہہ اڑایا اور بڑی سختی و دھمکی کیساتھ اسکو رونے دھونے سے منع کیا۔ اندریں صورت کسی طرح بکر زید کا دوست نہیں ہو سکتا اور نہ عمرو شریک ماتم داری اسکا مخالف کہا جا سکتا ہے بلکہ ہر شخص زید و عمرو کو فرشِ عزا پر ایک جگہ بیٹھے ہوئے اور بکر کو ماتم سرا سے باہر ہنستا ہوا دیکھکر کہدیگا کہ فلان دوست ہے اور فلان دشمن۔

جملہ مذاہب کے مورخین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ یزید کے ظلم بے پایان سے نبی کا گھر مثل مصرع ایسا اجڑا کہ پھر نہ آباد ہوا۔ شیعہ نے شہزادہ کونین کی عزا میں اپنے اپنے گھر وقف کر دیئے فرشِ ماتم بچھایا۔ ہمیشہ محرم و غیر محرم میں آنکھوں سے اشکوں کی ندیاں بہائیں۔ بچوں کے گلو میں شالِ عزا ڈالی عورات شیعہ نے ہر سال چالیس روز تک تمام زینتوں اور ہر قسم کی آسائشوں پر خاک ڈالی۔ بخلاف اسکے اہلِ سنت کے واعظوں نے کتابیں بغل میں دبائیں اور گلی گلی کہتے

کہ خبردار تعزیہ نہ دیکھنا جو ایسا کریگا وہ بُت پرست ہو کر مریگا۔ مولوی جہانگیر خان صاحب
نے اظہار الحق میں لکھدیا کہ مجلسوں میں جاؤ زیر فرش اصحاب کے نام لکھکر پائمال
کراتے ہیں اور حلوے پر تبرا پھونک کر سُنیوں کو کھلاتے ہیں اپنے گروہ کو اس طرح روکا
شیعہ کی شکایت میں عدالت کے کواڑ کھڑکھڑائے کہ جھولا نہ نکالا جاوے۔ عباس کا علم اور
سکینہ کی مشک نہ اُٹھائی جائے۔ سوائے ازیں رونے والے اور نوحہ خوان لوگوں
کے مذاق اڑائے جاتے ہیں۔ اُنکی نقلیں کرکے طبیعتوں کو مسرور کیا جاتا ہے۔ کوئی گھر
ایسا نہو گا جسمیں رسولؐ کی ذریت پر رونا بجائے خود رہا۔ تاسف بھی کیا جاتا ہو
سُنی عورتیں اور ایام سے زیادہ محرم میں تبرک کا بناؤ سنگار کرتی ہیں۔ نتھ چوڑیان
لال۔ اودا۔ ان رنگوں میں قرض کرکے پہنتی ہیں۔ بیاہ شادی کیلئے محرم کی ساتویں
تاریخ سے بہتر کوئی دن ہی نہیں۔ ہندوؤں کے ساتھ میں اگر محرم آپڑتا ہے تو باوصف
مخالفتِ مذہب انسانی ہمدردی سے کہدیتے ہیں کہ آجکل مسلمانوں کے اقربا کا جہاز
موجِ آفات سے ہمکنار ہو رہا تھا۔ کچھ دنوں کیلئے بیاہ ہٹا دینا چاہیئے۔ سب سے زیادہ
اہلِ بیت کا دشمن یزید ہے، اسکو امام و شاہزادہ کہا جاتا ہے۔ جناب حسینؑ کا نام باغیوں
اور غلط کاروں نا عاقبت اندیشوں کی فہرست میں لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ یزید کو امام غزالی
نے مومن مانکر دعاء مغفرت میں جملہ مومنین کیساتھ شامل کرلیا ہے۔ یہان میری
عقل چکرا رہی ہے، کہ شیعہ لوگ باین ہیئت کذائی جسکا ذکر مفصل کیا گیا مخالفِ اہلِ بیت
کہے جائیں اور اہل سنت جنکے دفتر میں ائمہ کا نام اور دلوں میں محبت ڈھونڈو تو نہ پائی
جائے۔ مطیع اہلِ بیت سمجھے جائیں۔ جنابِ فاطمہؑ بنتِ رسول اللہ اُن لوگوں کو اپنا
غلام وفادار سمجھیں گی جنکے رخساروں پر غمِ حسینؑ میں شدتِ گریہ سے نشان
پڑگئے ہیں یا وہ لوگ افرادِ محبان میں درج ہونیکی قابلیت حاصل کرینگے جنہوں نے
دانۂ اشک سرکار حسینی میں نذر کرنے سے تنگ چشمی کی ہے۔ الحاصل اگر درحقیقت سادات

نے اپنی قدیمانہ رفتار چھوڑ کر بمخالفت اہل بیت یہ نیا طریقہ اختیار کیا ہے تو دنیا
بھر کی تاریخوں میں کوئی خاندان سوائے سادات کے ایسا نظیر نہ دیا جائیگا جس نے
اس طرح یک قلم اپنے اب جد سے اختلاف کیا ہو۔ کئی ہزار برس کا زمانہ گزرا کہ چوہڑے
چمار کے مورثان اعلی میں لال گرو و رینداس گرو رہے ہیں۔ با وصف انقضائے زمانہ کثیر دونو
قومیں انہیں کو اپنا سردار مذہب بتائے جاتی ہیں۔ ایسے ہی گرونانک کے چیلے نانک صاحب کا
دم بھرے جاتے ہیں۔ قادری و چشتی و سہروردی و نقشبندی سب اپنے اپنے ٹھکانے لگے
ہوئے ہیں۔ غرضکہ میرے خیال میں سلف سے اسوقت تک کبھی نہ ایسا ہوا اور نہ آیندہ
ہوگا کہ کوئی فرقہ اپنے بزرگوں سے ایسا برگشتہ ہوا ہو جیسا کہ بقول اہل سنت سادات
شیعہ کا گروہ اہل بیت سے پھرا ہوا ہے۔ جبکہ اس قسم کے خیالات نے مجھکو شکنجہ پیچ و تاب
میں ڈالا۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ بھائی کسی شخص کا مجھکو پتہ دو جو میری کشتی خیال کو
محیط تفکرات کے گرداب سے نکالکر صحیح و سلامت کنارۂ عافیت پر پہنچا دے تو۔ سبھوں نے
کہا کہ سوائے علماء کے ایسی ڈوبتی ہوئی ناؤ کا منجدھار سے نکالنا اور کسی کا کام
نہیں۔ غرضکہ یہ تمام رام کہانی علماء کو سنائی۔ انہوں نے یہ داستان سنکر مجھے ایسا
گھورا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا بقاعدہ مسمریزم آنکھوں سے میری روح کھینچ لیں گے
آخر کار دانت پیس کر جواب دیا کہ بہت جلد فصد کراؤ یا کچھ دنوں بریلی کے پاگل خانہ میں
جاؤ۔ سمکو دہشت ہے کہ ایسے خیال والوں کی صحبت سے کسی دوسرے کا دماغ نہ چلجائے کیونکہ سنیون
میں جس نے تحقیقات مذہب پر کمر باندھکر بلدۂ شیعہ میں قدم رکھا ہے وہ تنہا نہیں گیا
دو چار کو ساتھ گھسیٹ لے گیا ہے برائے خدا حکم کرو اور ان معاملات کی غور و فکر
میں نہ پڑو۔ یہ مذہبی قصہ عجب گورکھ دھندا ہے۔ اس جنجال کا پھنسا ہوا کبھی نکلا ہی
نہیں بس خدا اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ اس باب میں جتنا چھانو گے اتنا
ہی کرکرا کھاؤ گے ہم سنی مسلمان ہیں ہم لوگوں کو تحقیقات سے کیا مطلب اگر تمہاری

طرح ہم بھی پبلک خیال کو گرم ردِ عرصہ تحقیقات کرتے تو کبھی کے پیر توڑا کر لنگڑے لولے بن بیٹھتے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یحرم علی الواعظ روایت قتل الحسین والحسن وما جری بین الصحابۃ من التشاجر والتخاصم الخ یعنی واعظ پر حرام ہے قتل حسین و حسن کی روایتوں کا بیان کرنا اور نیز ان معاملات کا جو کہ صحابہ میں از قسم عداوت و مخالفت واقع ہوئے اس لئے کہ اُن کا تذکرہ اصحاب کی عداوت پر برانگیختہ کرتا ہے میاں ناظر ہو۔ درود شریف کا ورد رکھو۔ منگلور ضلع سہارنپور میں جا کر جناب قاضی صاحب کے صاحبزادہ سے دست بیع ہو کر کسی باغ جنت کا ٹھیکہ پٹہ رجسٹری کراؤ۔ کیا تمکو خبر نہیں تحفہ و منتہی الکلام وہدیۃ الشیعہ و آیات بینات وغیرہ کے شیعہ نے اسقدر جواب لکھے ہیں کہ پاس یافتہ مڈل اُنکے شمار سے عاجز ہیں بھلا ہماری طرف سے بھی تمنے کوئی ورق دیکھا۔ بزرگوں کا قول ہے کہ ایک چپ سو کو ہرادے ہم وہی تحفہ و منتہی الکلام کے مضامین ہزار ہزار طرح الٹ پلٹ نئے نئے لباس میں سنوار کے وقتاً فوقتاً شیعہ کی طاقت کو گھٹاتے رہینگے وہ جوابدہی میں طول دے کر ایک سطر کے مقابلہ میں پچاس ورق لکھینگے جیسا کہ مولوی حامد حسین شیعی نے باون ورق باب ہفتم مندرجہ تحفہ کے جواب میں چودہ ہزار (۱۴۰۰۰) ورق لکھکر عبقات کی تین جلدیں ترتیب دے ہیں۔ ہم اتنی دیر میں دم لیکر انہیں کتابوں سے پھر کوئی مضمون تراش لینگے دیکھنا قیامت تک انہیں مضامین کو بدل بدل کے شیعہ سے لڑتے جائینگے مگر تحفہ وغیرہ کے جواب در جواب الجواب لکھیں گے۔ گلی گلی پچیس ہزار روپیہ کے اشتہارات مارے پھرتے ہیں بھلا ہم میں سے کسی کے کان پر جوں بھی چلی۔ کیا خدانخواستہ ہم محتاج [illegible] نہیں۔ قسم پیران پیر کی اگر ابھی اپنی کوبڑہ فوج کو اشارہ کریں ہزاروں [illegible] مصنفات ہمارے مذہب کے ارازل کے ایک طولانی فہرست دیگر [illegible] ہوگا اہل سنت میں تمامی چھوٹی توپیں جنکو حرو برد میں

نیز نہیں داخل ہیں ہمارے نزدیک تمہاری خام خیالی ہے بحکم حدیث اسلام کی تقویت جہلا
سے ہوگی خدا ہمارے جہلا میں برکت دے جنکے سہارے یہ ناؤ بہہ رہی ہے اگر ابتداء سے
اسوقت تک کشتیٔ سنیت کے ناخدا جہلا نہوتے تو کبھی کے تحت الثریٰ پر پہنچ جاتے
افسوس ہے کہ تم نے مسعودی کی کتاب مروج الذہب اور ابن اثیر کی تاریخ کامل جلد ہفتم کو
نہیں دیکھا۔ کاش دیکھتے تو تمہارے بزرگان مذہب و حامیان ملت کی جہالت کا کچھ
کچھ حال معلوم ہوتا۔ اگر موجدان دین سینہ کی وہ تمام جہالت جس سے حماقت و جہالت
ظاہر ہوتی ہے بتفصیل تمام کتب معتبرہ سے منتخب کرکے تمکو دکھائی جائے تو سخت
کی طوالت ہوگی۔ بطور نمونہ مختصراً لکھا جاتا ہے کہ بعد ختم جنگ صفین ایک شخص کوفہ کا
رہنے والا جسکو حضرت امیر سے اختصاص تھا دمشق میں آیا۔ چند بدمعاشان دمشق
نے اتفاق کرکے اسکا اونٹ پکڑ لیا اور تھانہ میں رپٹ لکھائی کہ مدت سے ہماری اونٹنی
چوری گئی تھی آج اتفاقیہ اس مرد کوفی کی سواری میں سر بازار گرفتار کیگئی پولیس نے
مجسٹریٹ علاقہ کے یہاں چالان کیا۔ حضرت معاویہ نے بحیثیت افسران فوجداری کرسی
مجسٹریٹی پر بیٹھکر مدعی سے گواہان شناخت مانگے فوراً پچاس مسلمانوں نے جنکے
اونچے پاجامے اور نیچی داڑھیاں تھیں قرآن سر پر رکھکر کہدیا کہ بے شبہ یہ
اونٹنی مدعی کی ہے اور ہم نے اکثر اسکو اسکے زیر ران دیکھا ہے۔ حضرت معاویہ نے
حکم دیا۔ کہ مدعی کو اونٹنی دلائی جائے۔ مرد کوفی نے مسلمانوں کی ایمانداری اور حاکم
شریعت کی فراست و فرزانہ کاری بہ نگاہ تعجب معائنہ کرکے کہا کہ اے حضرات ذرا
اسکی دم اٹھاکر دیکھئے کیا سامان نظر آتا ہے یہ مادہ نہیں بلکہ نر ہے۔ حاکم نے
فرمایا کہ اب تو ہم اسکو اونٹنی قرار دیکر دیچکے اجرائے ڈگری بھی ہوگیا۔ حکم اول منسوخ
کرنیسے ہماری سبکی ہے جب مجمع کچہری سے الگ ہوگیا حضرت معاویہ نے تخلیہ میں
اسکو دوگنی قیمت دیکر فرمایا کہ ہمکو اپنا حکم بدلنے میں دقت معلوم ہوتی تھی تم یہ روپیہ

لیکر سیدھے کوفہ کو چلے جاؤ اور یہاں کے لوگونکی ایمانداری جو دیکھ چکے ہو سکو اپنے امام سے بیانکر دینا کہ معاویہ کیسا تھا ایک لکھ سے زیادہ ایسے مسلمان ہیں جو دفور جہالت و طمع دنیا سے جھوٹا حلف کرنیمیں ایک ذرہ باک نہیں کرتے اور اونٹ کو اونٹنی بنا دینا بچوں کا کھیل سمجھتے ہیں میرے مقابلہ میں وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے وہاں چند عقلاء جمع ہیں اور میرے لشکر میں جاہلوں اور احمقوں کے رسالے بھرتی ہو رہے ہیں۔ بھائی اگر امیر معاویہ کیسا تھ جاہل فوج نہوتی تو آج ہم اہل سنت والجماعت دنیا میں کیونکر نظر آتے۔ کیونکہ جناب معاویہ کے زمانہ میں جب امام حسنؑ سے مصالحت ہوئی اس سال کا نام سنت رکھا گیا اور جب خلیفہ ششم یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا اسکو جماعت کہا گیا۔ آخر کار دونو جملہ مل ملا کر پورا فقرہ اہل سنت الجماعت مروج کثرت ہو گیا ہمارے مذہب کے سچے اور برگزیدہ ہونیکی یہی ایک قوی دلیل ہے کہ بامداد و تقویت جہلا او رواج پذیر ہوا ہے۔ چنانچہ آجتک اُسکا اثر چلا جاتا ہے اور تا قیامت باقی رہیگا۔ بعنایت الٰہی جسقدر جاہلوں کی کثرت ہم میں ہے اس کا بیسواں حصہ بھی شیعہ میں نہیں دیکھو ہندوؤں سے گاؤکشی یا دیگر امور مذہبی میں ہمیشہ ہمارے ہی جاہل بھائی برسر مقابلہ ہوئے ہیں۔ ذرہ ذرہ باتوں میں وہ وہ عظیم مفسدہ برپا کئے ہیں کہ حکام انتظام پسند کو بحواس کر دیا ہے۔ اعظم گڈہ و بمبئی وغیرہ مقامات میں ایسے ایسے کارنمایاں کئے ہیں کہ تا ابد وہ مثلیں دفاتر سرکاری سے باہر نہ پھینکی جائینگی کبھی تم نے کسی شیعہ کو بھی لڑتے جھگڑتے یا تکرار و فساد کرتے ہوئے دیکھا۔ غالباً تمکو اس بات سے شرم معلوم ہوگی کہ ہماری کشتیِ مذہب کے ملاح جہلاء ہیں۔ بھائی شرع میں شرم کیا۔ ہم دین محمدی رکھتے ہیں۔ خود آنحضرت فرما گئے ہیں کہ میرے دین کی امداد فاسقین و فاجرین سے ہوگی۔ بخاری شریف میں حدیث صحیح موجود ہے انّ اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر یعنی خدا دین محمدی کو فساق و فجار

سے تقویت دیگا۔ درحالیکہ ہمارے مذہب کی سطوت و شوکت فاسقین و فاجرین پر جو کہ حقیقتاً
جاہل ہوتے ہیں بحکم حدیث موقوف ہو چکی ہے تو آپ جیسے ہزار آدمی بھی شیعہ ہو جائیں تو کیا
پروا ہے۔ ہم مربیانہ طور پر سمجھائے دیتے ہیں۔ برادری سے جاتے رہوگے۔ بیٹا بیٹی کا
کہیں رشتہ نہوگا۔ حقہ پانی اور بھاجی نوالہ بند ہو جائیگا۔ تم نے شاید شیخ احمد دیوبندی
مؤلف انوار الہدیٰ اور شیخ حبیب احمد سہارنپوری کا حال نہیں سنا کہ دونوں کی برادری
میں شیعہ ہونے کیسی ہتیلی ہٹی اور تھڑ و تھڑ ہوئی ہر دو صاحبان نے سمجھا تھا کہ ہم
دلائل سے سنیوں کو مات دیدینگے چنانچہ ایک نے انوار الہدیٰ لکھی اور دوسرے
نے تیس سوال کا اشتہار دیا۔ خدا سلامت رکھے ہمارے جاہلوں کو دونوں کو بالا سمجھ
لیا ایک بات پر بھی نظر نہ ڈالی۔ خبردار نہ آیندہ ایسے خیالات کو طبیعت میں دخل دو
اور نہ کتبِ شیعہ دیکھو اور نہ اُن سے ملو۔ صاحبِ تحفہ و منتہی الکلام و آیاتِ بینات
و ہدایات الرشید جو لکھ گئے ہیں اسکو حق سمجھکر نقل لوحِ محفوظ جانو۔ اجوبۂ تحفہ وغیرہ
کا جواب الجواب لکھنے سے ہمارا عجز نہ سمجھو بلکہ جان لو کہ وہ جواب ہی یہ قابلیت نہیں
رکھتے کہ جنکا رد ہمپر ضروری ہو شیعہ نے چالاکی سے ہماری کتب میں اپنی مفید مطلب
باتیں لکھکر ہمکو دبانا چاہا ہے۔ اُن مضامین کو غلطِ محض و غیر صحیح سمجھکر نظر انداز کرو
قصہ کوتاہ علماء کی تسلی بخش تقریر نے تو دریائے تشویش کو اور بھی متلاطم کیا۔ اُن کے
ارشاد سے میری طبیعت گرداب تفکر میں اسطرح ڈبکیاں کھا رہی تھی کہ جیسے بھری
برسات میں شدتِ امواج سے بڑے دریا میں ڈاک کی چھوٹی کشتی تہ و بالا ہو کرتی
ہے بعض حضراتِ شیعہ سے پوچھتا تھا۔ کہ تمہیں بتاؤ کس سے اس خفقان کا دفیعہ
کراؤں اُنہوں نے پتہ دیا کہ سیدھے آنکھ بند کئے ہوئے بمقام بھیڑہ سادات ضلع مظفرنگر
منشی سید سجاد حسین صاحب مؤلف رسالہ سجادیہ کے پاس چلے جاؤ اُن کے دوائی
خانہ کی ایک بوٹی یہ سو برس کے پرانے بخار کو دم بھر میں نکالدیتی ہے شیخ حبیب احمد

صاحب سہارنپوری کے شیعہ ہونے پر اشتہار آئینہ حق نما وغیرہ انہیں کے کارخانے
نکلا تھا۔ غرضکہ خیر منشی صاحب خاص انکے دولتخانہ پر بلا حسن اتفاق سے اُسوقت
انکے پاس جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ایک خط مزین بمہر و دستخط دیکھا
عالیجناب خان بہادر کلوخان رئیس موضع ہرپال ضلع سہارنپور نے جو کہ ابھی شیعہ ہوئے
ہیں مولویصاحب موصوف سے دریافت کیا تھا کہ بموجب اس حدیث شریف کے کہ
جسمیں آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اسلام قیامت تک زائل نہوگا اور ہمیں میرے خلیفہ جانشین بارہ
شخص قوم قریش سے ہونگے ان بارہ خلفا کے کیا کیا نام ہیں جنکی بشارت بقید تعداد
آنحضرت دیگئے ہیں۔ جناب مولویصاحب نے جوابا لکھا کہ وہ بزرگوار جنکے حاکم مشروع
ہونیکی خبر آنحضرت دیگئے ہیں وہ یہ ہیں ابوبکر و عمر و عثمان و علیؓ و حسنؓ و معاویہ و یزید
و مروان و عبد الملک و ولید و عمر ابن عبد العزیز۔ معاویہ و یزید و مروان و حضرت ابوبکر
و عمر کو مثل نیزہ ہائے جاروب ایک ٹیکے سے کمر باندھے ہوئے یا یوں سمجھئے کہ سب کو ایک
کمرہ میں برابر کرسیوں پر بیٹھا ہوا دیکھکے میرے کان کھڑے ہوگئے ہوش جاتے رہے
تمام بدن کو کاٹو تو خون نتھا۔ تھر تھر کانپنے لگا کہ خدایا یہ کیا مذہب ہے جسکے امام و خلیفہ
معاویہ و یزید و مروان ہیں اور چونکہ حدیث موصوفہ بالا میں درباب مدارج خلفائ
نہ کوئی امتیاز دیا گیا ہے اور نہ خلفاء بد و نیک کے بیچمیں کوئی چلمن یا آڑ پردہ ڈالا
گیا ہے سب حضرات نمبروار یکے بعد دیگرے ہاتھ کی چھوٹی بڑی انگلیوں کی طرح
تختِ خلافت کے گرداگرد دھرے ہوئے ہیں۔ سبحان اللہ معاویہ و یزید و مروان
کی خلافت ہے تو اس منصب جلیل کے نصیب جاگ گئے اور بربناء مذہب اہلِ سُنت
تو یہ عہدہ مرتبہ و وقار پذیر ہوا ہے کہ جسکا مافوق ممکن نہیں جبکہ مجھکو خلافت کی شان
دکھانی منظور ہے نظر بر آن فقط ایک جناب معاویہ کی فضیلتوں کا ڈھیر لگانے

دیتا ہوں۔ حق طلب انکے فضائل کی فہرست کو بہت غور سے دیکھیں حضرت معاویہ

کے والدِ بزرگوار نے آنحضرتؐ سے کئی مرتبہ جنگ کی دندانِ مبارک انہیں کے اہتمام سے شہید ہوئے۔ حضرت امیر حمزہؓ عمِ رسولؐ اللہ کا کلیجہ انکی والدہ ماجدہ بی ہندہ نے نوش فرمایا خود بدولت نے بلا استحقاق جابر حدیث یا علی حربک حربی فراموش کرکے بہتر مرتبہ حضرت علیؑ سے جنگ کی جسمیں ہزارہا مسلمان نوالۂ خنجر و تیر و نیزہ و شمشیر ہوگئے اور بالآخر حدیث بالا وہ تمام لڑائیاں عین رسولِ خدا کیساتھ جنگ کرنا تجویز ہوئیں جناب مقدم الوصف اور انکے ممبران کمیٹی نے سنہ ۴۱ھ سے لغایتہ سنہ ۹۹ ہجری پورے اٹھاون برس علیؑ و اولادِ علیؑ کو خطبوں میں ہر جمعہ لعن کرایا جسکو عمر ابن عبدالعزیز نے موقوف کیا۔ امام حسنؑ کو زہرِ دغا پلا کر بنتِ فاطمہؑ کو فرشِ ماتم پر بٹھایا۔ جناب امام حسنؑ کی خبرِ شہادت سنکر خوشی کی تکبیریں کہیں۔ یزید کو بخلاف اس عہدنامہ کے جسکا ہنگامِ مصالحت امام دوم کے مقابلہ میں دستخط کیا تھا خلیفہ بنایا جس نے تخت خلافت زیرِ قدم دباتے ہی بنی کے گھر پر لوہے کی جھاڑو پھیر دی۔ بی بی عائشہ صدیقہ کو دھوکہ سے برسم دعوت بلاکر ایک خس پوش گڑھے میں گرا کر اس طرح مار ڈالا کہ جیسے جنگلی بن میں اوکھی لگاکر ہاتھی پکڑا کرتے ہیں۔ مروان کا حال بھی عیاں ہے محتاجِ بیان نہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حقیقت میں حدیث موصوف بالا سے خلفائے متذکرہ صدر مراد نہیں بلکہ مطلب ہے کہ دینِ اسلام کو ایسا استحکام ہوگا کہ تا قیامت زوال پذیر نہوگا اور آمنا دین و خلیفہ جانشین آنحضرتؐ ہم عدد نقبائے بنی اسرائیل انکی آلِ پاک سے بارہ بزرگوار ہونگے بارہویں خلافت کے اختتام پر اسلام بھی رخصت ہوجائیگا یعنی قیامت آجائیگی چنانچہ امام آخر الزمان علیہ السلام موجود ہیں جبتک کہ انکا وجود ذی جود ہے دینِ محمدی زایل نہیں ہوسکتا۔ اہلسنت نے بخاطرِ داشت خلفاء باعتبار ترتیب خلافت حدیث کا ایسا اکھڑا ہوا اور بےجوڑ مطلب بیان فرمایا۔ جس سے بڑی خرابی

واقع ہوگئی۔ قطع نظر اس سے کہ معاویہ و یزید و مروان اچھے تھے یا برے اسلام کو
اہلِ سنت کے طبع زاد معنی نے بڑا نقصان پہنچایا۔ کیونکہ سنہ ۹۹ ہجری میں جبکہ
حسبِ زعم اہلِ سنت عمر بن عبد العزیز پر خلافت کی گنتی ختم ہوگئی تو اسلام بھی
سو گیا۔ مسلمانی در کتاب و مسلمان در گور کی پیشینگوئی صادق آگئی اگر اسلام و خلافت
باہم گرچسپان و مربوط نہ ہوتے تو آنحضرت جیسا بلیغ بقاء اسلام کی خبر میں اس
بازوال و شکستہ حال خلافت کا ذکر نہ فرماتا یہ جملہ بالکل بے ربط ہوا جاتا ہے تا وقتیکہ
وجودِ امام کا اقرار نہ کیا جاوے۔ ہائے خلفاء کی ناواجب بے محل محبت نے اہلِ سنت
کو ایسا لاچار بنایا کہ سنہ ۹۹ ہجری میں اسلام پر فاتحہ پڑھ بیٹھے اور سنہ مذکور سے
تا قیامت خالص مسلمان رہ گئے۔ اصلیت یہ ہے کہ بحکم الضرورات تبیح
المحذورات یعنی ضرورت میں بری چیز جائز ہوتی ہے۔ اگر میرے پرانے رشتہ دار
حضرات اہلِ سنت اولادِ نبی کی خلافت کے قائل ہو کر دوازدہ امام کو مقصودِ حدیث
ٹھہراتے تو وہ تینوں بزرگوار ہاتھ سے چھوٹ جاتے اور اگر ان تینوں کو مثل تعویذ
مثلث گلے کا ہار بناتے تو اصول ریاضی شکست ہو کر بارہ کے پندرہ ہو جاتے پس
انہوں نے آنکھ بند کر کے حضرات ثلاثہ کو ایسا مضبوط پکڑا کہ یزید و مروان کی خلافت
تسلیم کرنیسے سنہ ۹۹ ہجری میں اسلام کو دفن کر دیا چونکہ قرآن پاک میں آیا ہے
یوم ندعو کل اناس بامامہم یعنی بروز قیامت بلائینگے یا پکارینگے ہم تمام
آدمیوں کو انکے امام کیساتھ پس بقول حشر غلامان عمر با عمر حشر غلامان علی با
علی عمر والے عمر کیساتھ ہونگے۔ شیعیان علی پنجتن پاک دوازدہ امام و چہاردہ
معصوم کا دامن رحمت سنبھالے ہوئے۔ یا علی انت و شیعتک ہم
الفائزون کے مصداق بنینگے۔ میں عجب کشاکشی و ضیق میں ہوں محبت اہل و
عیال و قوم و قبیلہ کہتی ہے کدھر جاتے ہو جو سب کا حال وہ تمہارا حال مرگِ انبوہ

بخشنے وار دے۔ کل کی کسیکو کیا خبر ہے کہ کیا ہے۔ عقل سلیم کہتی ہے کہ ایسی محبت پر خاک ڈالو فروائے قیامت رسولخدا کا سامنا ہے۔ معاویہ و یزید کے ساتھیوں کا ساقی کوثر سے ایک قطرہ مانگنے کیلئے منہ نہ پڑیگا۔ فاطمہؑ کبھی ایسے بیہودہ گروہ کی سفارش میں لب ہلائینگی۔ مقلدان یزید و مروان کو ہرگز ہرگز بہشت کے کونے میں بستر لگانیکو جگہ نہ ملیگی۔ گھبراتے کیوں ہو بسم اللہ مجریھا و مرساھا کہکر سفینۂ نوح میں اسباب ڈالدو انشاء اللہ بلک مارتے ہوئے ہمکنار عافیت ہوجاؤگے کیا تمکو حرؑ ابن ریاحی کا حال معلوم نہیں وہ بھی اسی قسم کے پس و پیش میں تھا مگر آخر کو سب پر خاک ڈالکر حسینؑ کا دامن پکڑ لیا۔ تم بودے نہ بنو شاہ مردان کے لشکر میں جانا چاہتے ہو وہاں مردانگی بکار رہے۔ پس میں بر نمونی عقل خداداد یہ ننگ گوارا نہیں کرتا کہ حدیث کے سیدھے اور صاف معنی چھوڑ کے یزید و مروان کی جوتیاں سر پر اٹھائے ہوئے میدان قیامت کی سیر کرتا پھروں پس میں اپنا عقیدہ بدلکر نقشی صاحب موصوف کے سامنے نہایت مضبوطی سے شیعہ ہو گیا اور دل کڑا کرکے وہ سب کچھ کہدیا جسکو پہلے نہ کہتا تھا۔ چونکہ میرے ہمقوم بکثرت ہیں اور وہ مجھکو ہر طرح سے دباتے اور دھمکاتے اور غیرت دلاتے ہیں اور بطور تمسخر یہ پوچھتے ہیں کہ سوائے گالیاں بکنے کے مذہب شیعہ میں اور کیا خوبی پائی جو اسطرح اگلے پچھلوں کی ناک جڑ سے اڑا دی۔ ہر شخص کو تفصیلی جواب دینا مشکل ہے۔ لہذا اپنی قوم اور عزیزوں کی خدمتمیں عرض کرتا ہوں بلکہ تمام اہلسنت سے التماس ہے کہ بذریعہ تحریر چاپ شدہ اگر میرے خیالات باطل فرما دینگے تو ابھی بیڑا بگڑا ہی کیا ہے صرف دو چار الٹی سیدھی باتیں کہیں ہیں ان کلمات سکروہ کی معافی انہیں سے مانگ لوں گا۔ جن بزرگواروں کی خدمت میں سوء ادبی ہوگئی ہے۔

تفصیل امور دریافت طلب

(۱) عام طور پر سید شیعہ کیوں ہوتے ہیں اور خلفاء و اہل بیت میں اتحاد و تھا یا اختلاف اور اگر باہمی محبت تھی تو دونو کی اولاد میں یہ نوک چوک کیوں ہے اور کتب اہل سنت روایات آئمہ دوازدہ گانہ سے خالی کس لئے ہیں۔

(۲) مولوی رشید احمد صاحب نے جو بارہ خلفاء رسول کے بموجب مضمون حدیث مندرجہ صدر تفصیل لکھی ہے جسمیں یزید خلیفہ ششم بیان کیا گیا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔ بصورت غلط ہونیکے صحیح کیا کیا نام ہیں۔

(۳) جناب معاویہ و یزید و مروان ایسے ہی خلیفہ تھے جیسے کہ حضرت ابوبکر و عمر یا ان میں کوئی فرق تھا۔ اگر کہا جائے کہ شیخین وغیرہ خلیفہ تھے اور معاویہ و یزید و مروان شاہان اسلام تو رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے سب کے لئے ایک لفظ خلیفہ استعمال فرمایا اور حدیث موصوفہ بالا سے خلافت و سلطنت کا کیونکر امتیاز ہو سکتا ہے۔

(۴) کیا خدانخواستہ یہ بات سچ ہے کہ سنہ ۴۱ ہجری سے سنہ ۹۹ ہجری تک علیؑ و اولاد علیؑ پر معاویہ اور انکے اتباع نے لعن کیا اور کرایا۔

(۵) امام حسن علیہ السلام کو حضرت معاویہ نے زہر دلایا اور اُن کے مرنے پر خوشی کی تکبیریں کہیں یا نہ کہیں۔

(۶) بی بی عائشہ کا سبب وفات کیا ہے آیا وہی ٹھیک ہیں بستر کیسب حضرت معاویہ گر کر مرنا یا کچھ اور

(۷) درحالیکہ حسب مفاد حدیث اسلام قیامت تک رہیگا اور سلسلہ خلافت بھی جبتک منقطع نہوگا تو جبکہ حسب تصریح مولوی رشید احمد صاحب و دیگر علماء سنیہ بارھویں خلافت کا ممبر عمر ابن عبدالعزیز پر سنہ ۹۹ ہجری میں ختم ہو گیا تو اسلام ہی جاتا رہا اب حضرت

اہل سنت کس حیثیت کے مسلمان ہیں آیا خالص یا ناخالص اسلئے کہ اگر زمانہ میں امام ہے تو اسلام بھی ہے وِالّا فلا نیز یہ بھی فرمائیں کہ حضرت ابوبکر و عمر کا حشر بوجہ ہمرتبہ ہونے کے خلیفہ ششم حضرت یزید کیساتھ ہوگا یا اس سے علیحدہ درحالیکہ جملہ خلفاء دوازدہ گانہ کو خلافت نبوتی حسب خبر ملی ہے تو علیحدہ علیحدہ محشور ہونیکی وجہ خاص کیا ہے۔

(۸) جبکہ معاویہ و یزید پانچویں اور چھٹے نمبر پر ایسے ہی خلیفہ لازم الاطاعت تھے جیسے کہ نمبر اولؔ و دوم پر ابوبکر و عمر۔ تو معاویہ کا علیؑ پر لعن کرنا اور کرانا امام حسنؑ کو زہر دلانا انکی وفات سے خوشدل ہوکر تکبیریں کہنا۔ بی بی عائشہ کا اوندھے منہ تحت الثری پر پہنچانا یزید کا قتل حسینؑ کرنا ایسے ہی فعل جایز و نیک و ممدوح ہیں کہ جیسا شیخین سے اپنے زمانہ میں مثل قتل مالک بن نویرہ وغیرہ ہوا یا کیا اگر یہ فعال معاویہ و یزید کے قابل بُرا سمجھنے اور دونوں سے نفرت کرنیکے ہیں تو اسکی وجہ کیا ہے کہ کردار خلیفہ پنجم و ششم کو خلافت خلیفہ اولؔ و دوم سمجھا جاوے۔

(۹) جو تقریر کہ منسوب علماء درج اوراق اشتہار کیگئی ہے کیا یہ ایسی گفتگو ہے کہ جسکا انکار کیا جاسکتا ہے کہ علماء کبھی ایسا نہیں کہہ سکتے بصورت انکار وجوہات بطلان کیا ہیں ہر بات جو کہ علماء سے متعلق کیگئی ہے اسکی غلطی بیان کیجاوے۔

تمت بالخیر عمت